ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

"اقبال ما"، ایران میں اقبال شناسی کی کتابیات۔ تعارف و تجزیہ

Introduction and Analysis of "Our Iqbal"
A Bibliography of Iqbal Studies in Iran

Dr. Naseem Ur Rehman
Assistant Professor of Persian, University of the Punjab, Lahore
naseem.persian@pu.edu.pk

Abstract
Allama Iqbal, the renowned poet-philosopher of the Indian subcontinent, left a profound impact on the world through his visionary poetry and philosophical ideas. His message resonated far beyond national borders, capturing the attention of intellectuals and scholars across the globe. Among the countries most influenced by Iqbal's thought, Iran holds a special place, not only due to its geographical proximity to Pakistan but also because of the shared cultural and linguistic heritage, particularly in Persian literature. Over the decades, Iranian scholars have shown deep interest in Iqbal's philosophy and poetry, producing a significant body of research, articles, and books that explore various aspects of his work. Recognizing the richness of this academic engagement, Dr. Hakime Dastranji compiled a comprehensive book that surveys the research conducted on Iqbal in Iran, covering the period from its inception up to the year 2012.This article presents an introduction and overview of Dr. Dastranji's important compilation, highlighting the depth and diversity of Iranian scholarship on Iqbal and shedding light on how his message has been received, interpreted, and discussed in Iranian intellectual circles.
Keywords: Allama Iqbal, Iran, Persian Language, Iqbal Studies, Bibliography

خلاصہ:

علامہ اقبال برصغیر کے ممتاز شاعر اور فلسفی ہیں۔ انھوں نے اپنے افکار اور شاعری سے پوری دنیا پر اثرات مرتب کیے۔ ایران اور پاکستان اسلامی ممالک ہونے کے ساتھ ساتھ فارسی زبان کا مشترکہ ورثہ بھی رکھتے ہیں۔ ایران میں اقبال کے پیغام پر بہت زیادہ توجہ کی گئی اور کتابیں اور مقالات لکھے گئے۔ ان کتابوں اور مقالات کی کتابیات پر ڈاکٹر حکیمہ دسترنجی کی طرف سے ایک کتاب مرتب کی گئی ہے جو آغاز سے لے کر ۲۰۱۲ء تک ایرانیوں کی طرف سے اقبالیات کے میدان میں کی گئی تحقیق کا مفصل اور جامع جائزہ پیش کرتی ہے۔ زیر نظر مقالہ میں اس کتاب کا تعارف و تجزیہ پیش کیا گیا ہے۔

کلیدی الفاظ: علامہ اقبال، ایران، فارسی زبان، اقبالیات، کتابیات

قوموں کی زندگی میں بعض شخصیات ایسی آتی ہیں جو اپنے زمانے اور آنے والے زمانے کا منظر بالکل بدل کر رکھ دیتی ہیں۔ علامہ محمد اقبال ایک ایسی ہی شخصیت ہیں۔ انھوں نے اپنی شاعری اور فلسفیانہ افکار کے ذریعے نہ صرف اپنے دور پر اثرات مرتب کیے بلکہ گزرتے وقت کے ساتھ ان کے افکار کی تاثیر بڑھتی جاتی ہے۔ علامہ اقبال کہنے کو تو برصغیر کے فارسی اور اردو زبان کے شاعر تھے مگر ان کے کلام اور افکار کی تاثیر اور تازگی نے پوری دنیا کو متاثر کیا۔ سر ذوالفقار علی خان نے ان کی اس قابلیت کے بارے میں بہت پہلے کہا تھا:

> "…a poet philosopher whose poems produced a delirium of enthusiasm all over the India nay even outside India."[1]

اقبال نے خود اپنے بارے میں کہا ہے:

بی نیازانہ ز شوریدہ نوایم مگذر
مرغِ لاہوتم و از دوست پیامی دارم[۲]

اقبال کا یہ لاہوتی پیغام، جو انسان کی آزادی، فکری ترقی اور خودی کے ارتقاء پر مشتمل تھا، پوری دنیا میں دلچسپی سے سنا گیا۔ ان کی شہرت ان کی زندگی میں ہی پوری دنیا میں پھیل گئی تھی۔ برصغیر میں ان کی تحریر و تقریر مسلمانوں کے لیے خصوصاً اور سب برصغیر والوں کے لیے عموماً بیداری، جدوجہد اور کوشش کی طرف رغبت کا سبب بنی اور اسلامی مملکت پاکستان کا تصور بھی انھوں نے ہی پیش کیا۔ برصغیر سے باہر ان کے افکار و اشعار کو جدید فکر کی روشنی میں جانچا گیا اور ان کی قدر کی گئی۔ صرف پاکستان میں ہی نہیں بلکہ پوری دنیا میں اقبال پر جامع تحقیقی کام ہوا اور اقبالیات کا پورا شعبہ وجود میں آ گیا۔

علامہ اقبال نے شاعری میں مشرق کی دو اہم زبانوں فارسی اور اردو کو وسیلۂ اظہار بنایا اور اپنے فلسفیانہ افکار کے اظہار کے لیے انگریزی کا انتخاب کیا۔ فارسی زبان سے انھیں خصوصی لگاؤ تھا اور انھوں نے اپنے بہترین پیغام نظریۂ خودی کی اشاعت کے لیے اس زبان کا انتخاب کیا اور ان لفظوں میں اس کا اظہار کیا:

پارسی از رفعتِ اندیشہ ام
در خورد با فطرتِ اندیشہ ام[۳]

سید اکرم اکرام نے اقبال کی اس فارسی شناسی کے بارے میں لکھا ہے:

اقبال کی روح میں فارسی اثر و نفوذ پیدا کرنے والی صرف فارسی زبان کی حلاوت نہ تھی بلکہ فارسی ادبیات کی وہ عظیم روایت تھی جس نے مشرق و مغرب کے بڑے بڑے دانشوروں کو بہت متاثر کیا تھا۔"[۴]

برصغیر سے باہر جو علاقے علامہ اقبال سے متاثر ہوئے، ان میں سب سے پہلے ایران ہے۔ ایران پاکستان کا ہمسایہ ملک ہے اور ہزاروں سالوں کی تہذیب کا گہوارا ہے۔ ایران اور پاکستان کے تعلقات روز اول سے قائم ہیں اور دوہری نوعیت کے حامل ہیں۔ ایران اور پاکستان صرف اسلامی ملک ہونے کے ناطے ایک دوسرے کے قریب نہیں ہیں بلکہ فارسی زبان کے اشتراک نے ان دو جغرافیائی طور پر مختلف تہذیبوں کو ایک مشترکہ ادبی ورثے کا حامل بنا دیا ہے۔

اقبال تو اپنی زندگی میں ایران نہ گئے مگر ان کی شاعری ایرانیوں کے دلوں میں گھر کر گئی۔ ایرانیوں نے اقبال کے پیغام کو سمجھا اور دل و جان سے قبول کیا اور اقبال پاکستان سے ان کے لگاؤ کی ایک بڑی وجہ قرار پائے۔ خواجہ عبد الحمید عرفانی کے بقول:

"ایرانی پاکستان کو محبت و احترام کی نگاہ سے دیکھتے ہیں کیونکہ یہ اقبال کا وطن ہے۔"[۵]

معروف ایرانی دانشور غلام علی حداد عادل اقبال کو ایران اور پاکستان کے درمیان رابطے کی مضبوط کڑی شمار کرتے ہیں:

"او بہ برکت اسلام و با بہرہ گیری از زبان شیرین فارسی، حلقۂ وصل دو ملت ہمسایہ و برادر ایران و پاکستان شدہ و در یک دست، دست پاکستان و در دست دیگر دست ایران را گرفتہ و این دو را بہ یکدیگر پیوند دادہ است۔"[۶]

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL (JALT)
Vol.8.No.2, 2025

ایرانی ادباء اور علماء نے اقبال کی حیات، آثار اور افکار پر بیسیوں کتابیں اور سینکڑوں مقالات لکھے۔ یہ سلسلہ اقبال کی زندگی میں ۱۹۲۸ء میں ہی ایرانی استاد سید محمد علی داعی الاسلام کی تقریر سے شروع ہو گیا تھا[۷]۔ گزرتے وقت کے ساتھ اس رجحان میں اضافہ ہوتا رہا۔ ایران میں اسلامی انقلاب کے بعد اس میں کافی تیزی آ گئی اور آج ایران میں اقبالیات ادب کا ایک اہم موضوع بن چکا ہے۔

پاکستان اور ایران میں لکھے جانے والے آثار میں وقتاً فوقتاً ایران میں اقبال پر ہونے والی تحقیق کا تعارف کروایا جاتا رہا ہے۔ ان میں سے کچھ اہم کتابیں نیچے ذکر کی جاتی ہیں:

اقبال ایرانیوں کی نظر میں	۱۹۵۷ء	خواجہ عبدالحمید عرفانی
ایران میں اقبال شناسی کی روایت	۱۹۸۳ء	ڈاکٹر سلیم اختر
اقبال نامہ	۱۹۹۲ء	محمد حسین تسبیحی
اقبال و جہان فارسی	۱۹۹۹ء	ڈاکٹر سید محمد اکرم اکرام
کتابیات اقبالیات	۲۰۲۳ء	ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی

ان کتابوں میں ایران میں اقبال شناسی کا جزوی تعارف پیش کیا گیا مگر اس بات کی اشد ضرورت تھی کہ اقبال پر ایران میں ہونے والے کام کا مکمل احاطہ کیا جائے۔ معروف ایرانی اقبال شناس ڈاکٹر حکیمہ دستر نجی نے اس کام کی طرف توجہ کی اور ایران میں اقبالیات کی مکمل کتابیات کو مرتب کر کے فارسی زبان میں ECO کلچرل انسٹی ٹیوٹ تہران سے شائع کیا جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

۔ جلد اول (۲۰۲۱ء): اقبالِ ما۔ کتاب شناسی تحلیلی، تاریخی اقبال شناسی در ایران (۲۰۱۲-۱۹۲۸)

۔ جلد دوم (۲۰۲۲ء): اقبال در جہان معاصر فارسی۔ کتاب شناسی تحلیلی، تاریخی اقبال شناسی در ایران (۲۰۲۱-۲۰۱۲)

زیر نظر مقالے میں اس سلسلے کی پہلی جلد "اقبال ما" کا تعارف و تجزیہ پیش کیا گیا ہے۔

ڈاکٹر حکیمہ دستر نجی ایرانی استاد اور اقبال شناس ہیں۔ وہ ایران کے بڑے ادبی اداروں "فرہنگستان" اور "دانش نامہ جہان اسلام" میں بطور محقق کام کرتی رہی ہیں۔ مختلف دانشناموں اور تحقیقی جریدوں میں ان کے ستر سے زائد مقالات شائع ہو چکے ہیں۔ انھوں نے نمل یونیورسٹی اسلام آباد سے پی ایچ ڈی کی اور ایران میں اقبال شناسی کی کتابیات کے موضوع پر مقالہ لکھا۔ بعد میں انھوں نے اسی مقالہ کو دو کتابوں کی صورت میں شائع کیا جن کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔

"اقبالِ ما" جو اس سلسلے کی پہلی کتاب ہے، ایران میں اقبال شناسی کی تاریخی کتابیات (۱۹۲۸ سے ۲۰۱۲ء) پر جامع دستاویز ہے جس میں اقبالیات سے متعلق تالیف و ترجمہ شدہ کتابوں، درسی مقالات (تھیسز) اور تحقیقی و اخباری مقالات کا مفصل تعارف شامل ہے۔ یہ کتاب اقبال پر ایرانیوں کی پہلی تحریر (۱۹۲۸ء) سے لے کر ۲۰۱۲ء تک ہونے والے کام کا احاطہ کرتی ہے۔ چونکہ اس کتاب کا موضوع ایرانیوں کی اقبال شناسی ہے اس لیے اس میں وہ آثار شامل نہیں ہیں جو غیر ایرانیوں کی طرف سے لکھے گئے لیکن ایران میں شائع ہوئے۔ جیسا کہ مصنفہ نے وضاحت کی ہے:

"از آنجا کہ دایرہ این تحقیق مربوط بہ آثار خلق شدہ بہ کوشش ایرانیان است، معرفی پایان نامہ ہای افراد غیر ایرانی، بہ ویژہ دانشجویان پاکستانی دانش آموختہ در ایران را شامل نمی شود۔"[۸]

کتاب ۲۴۹ صفحات پر مشتمل ہے۔ کتاب کا انتساب والدہ محترمہ کے نام کیا گیا ہے۔ کتاب کے آغاز میں ECO کلچرل انسٹی ٹیوٹ کے سربراہ سرور بختی کا لکھا ہوا پیش لفظ ہے۔ جس میں انھوں نے علامہ اقبال کی شاعری کی اہمیت اور تاثیر اور اس حوالے سے اپنے ادارے سے شائع کی جانے والی کتابوں کا ذکر کیا ہے۔ اس کے بعد مصنفہ کا پیش لفظ ہے جس میں انھوں نے کتاب لکھنے کی ضرورت بیان کی ہے اور اس کے موضوعات کا تعارف کروایا ہے۔ کتاب کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے:

پہلے حصہ میں دو ابواب میں ایران میں اقبالیات کے آغاز اور اسلامی انقلاب سے پہلے اور بعد میں اقبالیات کی صورت حال کا مختصر جائزہ لیا گیا ہے۔

دوسرے حصہ میں پانچ ابواب میں ایران میں اقبالیات کی کتابیات کا تفصیلی جائزہ لیا گیا ہے۔ پہلے باب میں اقبالیات کے موضوع پر لکھی گئی کتابوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ دوسرے باب میں دانشناموں اور لغات میں اقبالیات کے موضوعات بیان کیے گئے ہیں۔ تیسرے باب میں ایران میں ۲۰۱۲ء تک اقبالیات پر لکھے گئے تحقیقی مقالات کا ذکر کیا گیا ہے۔ چوتھے باب میں اخبارات میں لکھے گئے مقالات کا ذکر ہے۔ پانچویں باب میں نتیجہ گیری کی گئی ہے۔

تیسرے حصہ میں کتابوں اور مصنفین کی فہرستیں درج کی گئی ہیں اور آخر میں چارٹ کے ذریعے ایران میں اقبالیات کا ارتقاء پیش کیا گیا ہے۔

اس کتاب میں موجود کتابیات درج ذیل حصوں میں تقسیم کی جاسکتی ہے:

۱) کتابیں:

اس کتاب میں ایران میں اقبالیات کے سلسلے میں چھپنے والی ۱۱۳ کتابوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

الف) اقبالیات پر تالیف شدہ کتابیں:

اس کتاب میں ۵۷ کتابوں کا تعارف کروایا گیا ہے جن میں مجموعی یا جزوی طور پر اقبالیات کو موضوع بنایا گیا ہے۔

ب) اقبالیات پر ترجمہ شدہ کتابیں:

اقبالیات پر مختلف زبانوں میں لکھی گئی ۲۲ کتابوں کے فارسی تراجم کا تعارف اس کتاب میں شامل ہے جن میں اقبال کی اپنی کتابوں کے تراجم بھی ہیں۔

ج) اقبال کے آثار اور شروح:

۱: دیوان اقبال لاہوری:

اس کتاب میں ۱۳۷۸ش سے لے کر ۱۳۹۱ش تک اقبال کے دیوان کی ۹ مختلف اشاعتوں کا ذکر کیا گیا ہے۔

۲: کلیات اشعار اقبال لاہوری:

کلیات اشعار اقبال لاہوری کی ۵ اشاعتوں کا ذکر ہے جو ۱۳۴۳ش سے ۱۳۸۹ش تک شائع ہوئیں۔

۳: انتخاب:

اس میں علامہ اقبال کے منتخب کلام کی پندرہ مختلف اشاعتوں کا ذکر کیا گیا ہے۔

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL (JALT)
Vol.8.No.2, 2025

۴: شروح:

علامہ اقبال کے آثار کی پانچ شروح کا تعارف کروایا گیا ہے۔

۲) مقالات:

اقبالیات پر کل ۲۹۴ مقالات کا تعارف کروایا گیا ہے جن کی تفصیل یہ ہے:

الف) دانشناموں اور فرہنگوں میں مقالات:

دانشناموں میں علامہ اقبال کے بارے میں ایرانیوں کی طرف سے لکھے گئے مقالات کی تعداد ۱۷ ہے۔

ب) علمی مقالات:

اقبالیات کے موضوع پر فارسی زبان میں لکھے گئے ۱۷۳ مقالات اور دیگر زبانوں میں لکھے گئے ۲۴ مقالات کے فارسی تراجم کا تعارف کروایا گیا ہے۔

ج) اخباری مقالات:

اخبارات اور دیگر رسائل میں شائع ہونے والے مقالات کی تعداد ۴۷ ہے جن میں سے ۶ تراجم ہیں اور ۴۱ دیگر مقالات ہیں۔

د) طالب علمانہ مقالات (تھیسز):

اس کتاب میں مختلف یونیورسٹیوں میں بی ایس اور ایم اے کی سطح پر مکمل کروائے گئے ۳۳ مقالات (تھیسز) کا تعارف کروایا گیا ہے۔

مصنفہ نے کتاب کی ترتیب میں بہت محنت کی ہے۔ کتاب کی ابواب بندی اور کتابوں اور مقالات کا تعارف مؤلفہ کے کثرت مطالعہ کا گواہ ہے۔ انھوں نے بہت خوبصورتی سے کتابوں اور مقالات کے اہم نکات پیش کیے ہیں اور کوشش کی ہے کہ جو مباحث ایرانیوں کے ہاں اقبال کے متعلق رہے ہیں، ان کا مفصل تذکرہ اس ضمن میں اہم کتابوں کے ساتھ شامل کیا جائے اور خصوصا ایرانیوں کی نظر سے اس بات کا تجزیہ کیا جائے کہ علامہ اقبال کے طرز فکر اور شعر سے متعلق سرزمینِ ایران کا نقطۂ نظر کیا ہے۔ مصنفہ نے اس تقابل کو خصوصی توجہ دی ہے کہ ایران میں اسلامی انقلاب سے قبل اور بعد میں اقبال کی تفہیم اور حیثیت میں کیا فرق آیا۔

کتاب کے مطالعہ سے ایران میں اقبالیات کے بارے میں اہم نکات سامنے آتے ہیں جن میں سے چند ایک یہاں درج کیے جاتے ہیں:

- ایرانی محققین نے اقبال کو ایک شاعر، مفکر اور معاشرتی مصلح کی حیثیت سے جانا ہے اور اس کی زندگی، افکار، اور شاعری کو ہر حوالے سے متعارف کروانے کی کوشش کی ہے
- اقبال پر ایرانی محققین کا پہلا مقالہ ۱۹۲۸ء میں چھپا جبکہ پہلی کتاب ۱۹۴۷ء میں لکھی گئی
- اسلامی انقلاب سے پہلے اقبالیات پر کتابوں کی تعداد کم تھی۔ انقلاب سے پہلے ۲۵ کتابیں شائع ہوئیں
- انقلاب کے بعد اقبالیات پر توجہ میں اضافہ ہوا اور ۲۰۱۲ ء تک مزید ۸۸ کتابیں لکھی اور ترجمہ کی گئیں
- ایران میں اقبالیات کا رجحان ہر گزرتے سال کے ساتھ بتدریج بڑھتا ہوا دکھائی دیتا ہے
- اس دور میں ایرانی محقق محمد بقایی ماکان سب سے زیادہ آثار تخلیق کرنے والے اقبال شناس بن کر سامنے آتے ہیں۔ اس کتاب کے مطابق محمد بقایی ماکان نے ۲۰۱۲ء تک اقبالیات کے موضوع پر ۲۷ کتابیں اور ۲۲ مقالات تالیف و ترجمہ کیے
- اقبال کی شاعری کے ساتھ ساتھ ان کے سیاسی اور سماجی افکار کو بھی موضوع بحث بنایا گیا ہے

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

- اقبال کی شاعری کا ایرانی اور غیر ایرانی شعراء کے ساتھ تقابل کیا گیا ہے
- اقبال کے افکار کا اسلامی اور یورپی مفکرین کے ساتھ تقابلی مطالعہ کیا گیا ہے
- اسلام کی تشکیل نو کے سلسلے میں اقبال کے افکار پر خصوصی توجہ دی گئی ہے

اس کتاب کے مطالعہ سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ ایرانیوں کے ہاں اقبال کی قبولیت اور پسندیدگی غیر معمولی ہے۔ "اقبالِ ما" جہاں فارسی ادب کے طالب علموں کے لیے خاصے کی چیز ہے وہیں اقبال شناسوں کے لیے بھی اقبال شناسی کے ایرانی منابع تک رسائی کا بہترین اور جامع ترین ذریعہ ہے اور یہی بات اس کتاب کو پاکستان اور دیگر ملکوں کے محققین کے لیے دوسری کتابوں سے ممتاز کر دیتی ہے۔

حواشی

1. Zulfiqar Ali Khan, *A Voice from The East*, (Lahore: The Mercantile Electric Press, 1922), p7.

۲۔ محمد اقبال، پیام مشرق، (لاہور: شیخ غلام علی اینڈ سنز، ۱۹۷۱ء)، ص۱۹۶

۳۔ محمد اقبال، اسرار و رموز (لاہور: شیخ غلام علی اینڈ سنز، ۱۹۷۱ء)، ص ۱۱

۴۔ اکرام، سید محمد اکرم، اقبال اور ملی تشخص (لاہور: بزم اقبال، ۱۹۹۸ء)، ص۳۰۹

۵۔ عرفانی، خواجہ عبد الحمید، اقبال ایرانیوں کی نظر میں، (کراچی: اقبال اکادمی، ۱۹۵۷ء) ص۲۶

۶۔ حداد عادل، غلام علی، حدیث سرو و نیلوفر (نہ مقالہ دربارۂ زبان و ادب فارسی د شبہ قارۂ ہند)، (تہران: انتشارات سخن، زمستان ۱۳۹۶ش/ ۲۰۱۸ء)، ص۱۶۳

۷۔ دیکھیے: سید محمد علی، داعی الاسلام، اقبال و شعر فارسی، (حیدر آباد دکن: اعظم اسٹیم پریس، ۱۳۴۶ق/ ۱۹۲۸ء)

۸۔ دسترنجی، حکیمہ، اقبال ما۔ کتابشناسی تحلیلی - تاریخی اقبال شناسی در ایران (۱۳۰۷-۱۳۹۱ شمسی)، (تہران، مؤسسہ فرہنگی اکو، ۲۰۲۱ء)، ص۲۰۰

Bibliography

- Dastranji, Hakimeh, *Our Iqbal, Analytical Historical Bibliography of Iqbal Studies in Iran (1928-2012)*, (Tehran: ECO Cultural Institute, 2021)
- Haddad Adil, Ghulam Ali, Hadis-e-Sarv-o-Nilofar, (Tehran: Intasharat-e-Sukhan, 2018)
- Ikram, Syed Muhammad Akram, *Iqbal Aur Milli Tashakhus*, (Lahore: Bazm e Iqbal, 1998)
- Irfani, Khawja Abdul Hamid, *Iqbal Iranion Ki Nazar Mein* (Karachi, Iqbal Academy, 1957)
- Muhammad Iqbal, *Asrar-o-Ramooz*, (Lahore: Shaikh Ghulam Ali & Sons, 1971)
- Muhammad Iqbal, *Pyam e Mashriq*, (Lahore: Shaikh Ghulam Ali & Sons, 1971)
- Syed Muhammad Ali, *Iqbal W Sher-e-Farsi*, (Hyderabad Deccan: Azam Steam Press, 1928)
- Zulfiqar Ali Khan, *A Voice from The East*, (Lahore: The Mercantile Electric Press, 1922)

❖❖❖